Submission of E-contents

1. Name: DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
2. Designation: Associate professor,
3. Department/College: URDU / S. Sinha College, Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : PG
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone :
   M.A. 4th Sem, Paper-14
7. Title/Heading of e-content : "SYED KI LOHE TURBAT"
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

29.7.2020

سید کی لوح تربت

M.A. 4th Sem, Paper-14

"سید کی لوح تربت" مختصری ناصحانہ نظم ہے۔ نصیحت لوگوں کو گراں گزرتی ہے اس لیے نصیحت کرنے والوں کو ہمیشہ یہ خیال دامن گیر رہتا ہے کہ کسی طرح اپنی نصیحت کو زیادہ سے زیادہ کارگر بنا کر پیش کر سکیں۔ قصے کہانی کے روپ میں نصیحت اسی خواہش کا نتیجہ ہے۔ اس نظم میں ایسی تدبیریں اختیار کی گئی ہیں جن سے نصیحت دلکش اور پر اثر ہو گئی ہے۔ اقبال اپنی قوم سے جو کچھ کہنا چاہتے وہ خود نہیں کہتے بلکہ سر سید کی لوح مزار کی زبانی ادا کراتے ہیں۔ سر سید کا انتخاب اس لیے کیا گیا ہے کہ وہ ساری زندگی سونے والوں کو جگاتے رہے، مسلمانوں کو یہ سمجھاتے رہے کہ دین کے ساتھ دنیا کی فکر بھی لازم ہے، فرقہ پرستی کے خلاف آواز بلند کرتے رہے اور جرات مندی کی تعلیم دیتے رہے۔ اپنا پیغام کسی دوسرے کی زبان سے ادا کرانا اقبال کی پسندیدہ تکنیک ہے۔ اسے شاعری کی تیسری آواز کہا جاتا ہے۔

پہلے بند میں سر سید کی آواز سنائی دیتی ہے۔ وہ قوم کو اپنے سنگ مزار کی طرف متوجہ کرتے ہیں جس پر ان کا پیغام کندہ ہے۔ سارا پیغام سر سید کی زبانی بھی ادا ہو سکتا تھا لیکن سنگ مزار کی طرف متوجہ کرنے میں ایک نکتہ پوشیدہ ہے۔ جو کچھ کہا جانے والا ہے وہ انطباع ہے اس سے بہتر پر کندہ عبارت کی طرح مٹایا نہیں جا سکتا۔ گویا یہ نوشتۂ دیوار ہے۔

نظم کا مفہوم یوں بیان کیا جا سکتا ہے۔ نظم میں چار بند اور کل چودہ شعر ہیں۔ پہلے بند میں کوئی شخص اپنی قوم کے افراد سے مخاطب ہے۔ پہلے دو شعروں سے یہ پتا چلتا کہ گوشہ نشیں محو کلام ہے۔ لیکن تیسرے شعر میں واضح اشارہ ہے کہ

فکر رہتی تھی مجھے جس کی وہ محفل ہے یہی ٭ صبر و استقلال کی کھیتی کا حاصل ہے یہی

(2)

وہ شخص جسے قوم کی فکر نے خود اس کے الفاظ میں "بڈھا کر دیا تھا" وہ سرسید ہی تو تھے اور یہی تو وہ ذاتِ گرامی تھی جس نے بقول اکبر ؎

صدمے اٹھائے، رنج سہے، گالیاں سنیں ٭ لیکن نہ چھوڑا قوم کے خادم نے اپنا کام

اب گویا بات صاف ہو جاتی ہے کہ آواز سرسید کی ہے وہ یہ کہہ کر خاموش ہو جاتے ہیں کہ میرا منشائے تربت تم سے کچھ کہنا چاہتا ہے۔

بعد کے تین بند اصل پیغام پر مشتمل ہیں۔ مخاطب مصلحِ دین، سیاسی رہنما اور مصنف ہے۔ مصلحِ دین کو نصیحت کی گئی ہے کہ دین کی تبلیغ کے ساتھ "ترکِ دنیا" اپنی قوم کو نہ سکھلانا یعنی اور یہ کہ فرقہ پرستی کی تعلیم ہرگز نہ دینا۔ مصنف کو صلاح دی گئی ہے کہ وہ قوم کو بیدار کرنے کا فرض انجام دے۔ تمہاری باتوں سے اتحاد پیدا ہو، نفاق نہیں۔ سیاسی رہنماؤں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ عیاری اور مکاری سے دور رہیں۔ اپنے اندر جرأت پیدا کریں اور صاف گوئی کو اپنا شعار بنائیں۔ آخری بند میں شاعر کو یاد دلایا گیا ہے کہ وہ تلمیذِ رحمٰن ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ شاعر کا قلم پاکیزہ جذبات کا استعمال ہو۔

استعارہ و تشبیہ کے استعمال نے پند و نصائح میں بھی شعری فضا قائم کر دی ہے۔ اس سے دلکشی اور دلکشی سے تاثیر پیدا ہو گئی ہے۔ اس نظم میں ایسے مصرعے بھی ہیں جن میں صنعتوں و وسائل سے کام لیا گیا ہے جس سے اس میں فنی حسن پیدا ہو جاتا ہے۔

DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
Associate Professor,
Deptt. of Urdu, S. Sinha College, Aurangabad
Course: M.A. 4th Sem, Paper-14
Title/Heading of E-content: "SYED KI LOHE TURBAT"
Whats app No. 9431632576